جمعرات | 30۔جنوری 1997ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 25 | جمعرات 20 رمضان ۔1417ھ 30 صلح 1376ہش 30 جنوری 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو

خدا بڑی دولت ہے اس کے پانے کے لئے مصیبتوں کے لئے تیار ہو جاؤ۔ وہ بڑی مراد ہے اس کے حاصل کرنے کے لئے جانوں کو فدا کرو۔ عزیزو! خدا کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو۔ موجودہ فلسفہ کی زہر تم پر اثر نہ کرے۔ ایک بچہ کی طرح بن کر اس کے حکموں کے نیچے چلو۔ (عبادت کرو۔ عبادت کرو) کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے۔ اور جب تو (عبادت) کے لئے کھڑا ہو تو ایسا نہ ہو کہ گویا تو ایک رسم ادا کر رہا ہے بلکہ (عبادت) سے پہلے جیسے ظاہر وضو کرتے ہو ایسا ہی ایک باطنی وضو کرو اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو تب ان دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ۔ اور (عبادت) میں بہت دعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کر لو تا تم پر رحم کیا جائے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

لوگ بہت سے مصائب میں گرفتار ہوتے ہیں، لیکن متقی بچائے جاتے ہیں، بلکہ ان کے پاس جو آ جاتا ہے وہ بھی بچایا جاتا ہے۔ مصائب کی کوئی حد نہیں۔ انسان کا اپنا اندر اس قدر مصائب سے بھرا ہوا ہے کہ اس کا کوئی اندازہ نہیں۔ امراض کو ہی دیکھ لیا جاوے کہ ہزار ہا مصائب کے پیدا کرنے کو کافی ہیں، لیکن جو تقویٰ کے قلعہ میں ہوتا ہے وہ ان سے محفوظ ہے اور جو اس سے باہر ہے وہ ایک جنگل میں ہے جو درندہ جانوروں سے بھرا ہوا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 10)

اللہ تعالیٰ نے متقیوں کے لئے چاہا ہے کہ ہر دو لذتیں اٹھائیں۔ بعض وقت دنیوی لذات، آرام اور طیبات کے رنگ میں۔ بعض وقت عسرت اور مصائب میں۔ تاکہ ان کے دونوں اخلاق کامل نمونہ دکھا سکیں۔ بعض اخلاق طاقت میں اور بعض مصائب میں کھلتے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 11)

محترم عطاء المجیب صاحب راشد کے اعزاز میں خلافت لائبریری کی ایک تقریب

○ مورخہ 9 جنوری 1997ء کو خلافت لائبریری کے ویڈیو روم میں امام بیت الفضل لندن اور برطانیہ کے مربی انچارج مکرم عطاء المجیب صاحب راشد کے اعزاز میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا اس تقریب کی خاص بات یہ تھی کہ محترم راشد صاحب چند دن قبل قادیان کے جلسہ سالانہ میں شرکت کے بعد ربوہ پہنچے تھے۔ انہوں نے اس موقع کی مناسبت سے جلسہ قادیان کی اہم باتیں نہایت دلنشین اور ایمان افروز انداز میں سنائیں اور مختلف حاضرین کے سوالات کے جواب دیئے۔

نکاح

○ مکرم مغفور احمد منیب صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں کہ میرے بھتیجے عزیزم مکرم منظر مسعود صاحب ابن مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب Gurun Stadt جرمنی کا نکاح عزیزہ فریحہ احمد صاحبہ بنت مکرم چوہدری افضال احمد صاحب عابد صدر جماعت Plaidt جرمنی مبلغ 5000 جرمن مارک حق مہر پر مکرم عبدالستار خان صاحب مربی سلسلہ نے ربوہ میں 19-نومبر 1996ء کو پڑھا۔ منظر مسعود مکرم چوہدری علی احمد صاحب (کوٹ احمدیاں سندھ) کا پوتا ہے اور فریحہ احمد مکرم چوہدری منیر احمد صاحب (کوٹ احمدیاں سندھ) کی پوتی اور مکرم چوہدری منور احمد صاحب خالد صدر جماعت Koblenz جرمنی کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک فرمائے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ناصر احمد منظور صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم منظور احمد صاحب آف ناصر آباد فارم ضلع عمرکوٹ کو مورخہ 96-12-21 کو بچی سے نوازا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ازراہ شفقت بچی کا نام غزالہ ناصر عطا فرمایا ہے۔ بچی خدا کے فضل سے وقف نو میں شامل ہے۔ بچی مکرم منور احمد صاحب آف نصرت آباد فارم سندھ کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچی کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور دین کی خادمہ بنائے۔

ان مبارک ایام میں بکثرت دعائیں کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

میں پھر اس دعا کی طرف متوجہ کرتا ہوں کہ سب ہم مل کر اپنے لئے، اپنے عزیزوں کے لئے، اپنے اقرباء کے لئے، اپنی نسلوں کے لئے جو ہم پیچھے چھوڑ کر جانے والے ہیں اور سب دنیا کے لئے دعا کریں کہ یہ (مبارک مہینہ) ایسی خیر و برکت لے کر آئے جو باقی رہ جائے اور اگلے (مبارک مہینہ) سے جا ملے۔ یہ وہ پل ہیں جو ہمیں تعمیر کرنے ہوں گے۔ ایک (مبارک مہینہ) سے دوسرے (مبارک مہینہ) کے درمیان یہ نیکیوں کے پل ہیں اور وہ راہیں ہیں جو جدا کر دیتی ہیں ایک (مبارک مہینہ) کو دوسرے (مبارک مہینہ) سے ان راہوں سے احتراز کرنا ہو گا۔ ان سے اپنے قدم روک کر ان راہوں پر چلانے ہیں جو (مبارک مہینہ) کو (مبارک مہینہ) سے ملانے والی راہیں ہیں۔ یہ ایک بالارادہ کوشش ہونی چاہئے۔ جب تک اس کا شعور بیدار نہ ہو اور (مبارک مہینہ) کے دوران انسان اپنے نفس کا جائزہ نہ لینا شروع کرے اس وقت تک نہ یہ خیال پیدا ہو سکتا ہے نہ اس کے نتیجے میں دعائیں پیدا ہو سکتی ہیں جو دراصل سارے کام بنایا کرتی ہیں۔ پس جب آپ اپنا تجزیہ کریں، اپنے گرد و پیش کا تجزیہ کریں، اپنے بچوں کا تجزیہ کریں وقتی طور پر بہت سے احمدی گھر ہیں جہاں بڑی رونقیں ہوں گی۔ رات کے وقت بچے اٹھ رہے ہیں اور سحری کے مزے ہیں، پھر افطاری کے مزے ہیں، چہل پہل ہے اور چھوٹے چھوٹے بچے بھی ذوق شوق سے ضد کرتے ہیں کہ ہم نے بھی روزہ رکھنا ہے۔ یہ اچھی باتیں ہیں مگر ان کے ساتھ نیکی کے مستقل سبق کتنے کتنے ہیں جو دئے جا رہے ہیں۔ کیا کیا ہیں جو دئے جا رہے ہیں۔ کیا ان بچوں کی (عبادت) پر جب آپ نظر ڈالتے ہیں جو (مبارک مہینہ) سے وابستہ ہیں تو کیا آپ ان کو ساتھ یہ بھی سمجھاتے ہیں کہ یہ (عبادتیں) تو مستقل حصہ ہیں جو زندگی کے ساتھ ہیں۔ اب تم نے کچھ توفیق پائی ہے تو آگے بڑھو اور یہ عہد کرو کہ گزشتہ سال (مبارک مہینہ) کے بغیر جو دن گزرے تھے۔ ان میں جو (عبادتیں) تم کھو بیٹھے اب آئندہ اگلے (مبارک مہینہ) تک وہ (عبادتیں) نہیں کھوؤ گے، مسلسل ان کو جاری رکھو گے۔

پس جب میں کہتا ہوں کہ ایک پل تعمیر کریں جو ایک (مبارک مہینہ) سے دوسرے (مبارک مہینہ) تک ممتد ہو تو کوئی فرضی قصے نہیں ہیں یہ روزمرہ کے حقائق ہیں جن کی باتیں کرتا ہوں۔ یہ عبادتوں کے پل ہیں جو پہلے نہیں تھے اب آپ نے تعمیر کئے ہیں، ان کو آگے بڑھائیں۔ اگر پل کنارے سے کنارے تک نہ پہنچے تو بیچ میں جہاں بھی پل رکا وہاں غرق ہو جائیں گے۔ پس اگر (مبارک ماہ) آپ کو ایسے کنارے تک پہنچاتا ہے

باقی صفحہ 7 پر

دعا کے ذریعہ دنیا کی کل حکمتیں ظاہر ہوتی ہیں اور ہر بیت العلم کی کنجی دعا ہی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

30- صلح 1376 ھش 30 - جنوری 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تزکیہ نفس کی اہمیّت

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں

خدا تعالیٰ نے انسان کو زبان دی اور ایک دل بخشا ہے۔ صرف زبان سے کوئی فتح نہیں ہو سکتی۔ دلوں کو فتح کرنے والا دل ہی ہوتا ہے۔ جو قوم صرف زبانی ہی زبانی جمع خرچ کرتی ہے یاد رکھو کہ وہ کبھی بھی فتح یاب نہیں ہو سکتی۔ صحابہ کرامؓ کا نمونہ دیکھو کہ کیا ان کے پاس کوئی ظاہری سامان تھے۔ ہرگز نہیں۔ مگر پھر بایں ہمہ کہ وہ بے سرو سامان تھے اور دشمن کثیر اور ہر طرح کے سامان اسے مہیا تھے ان کو خدا تعالیٰ نے کیسی کیسی بے نظیر کامیابیاں عطا کیں۔ بھلا کہیں کسی تاریخ میں ایسی کامیابی کی کوئی نظیر ملتی ہے۔ تلاش کر کے دیکھ لو مگر لاحاصل۔

اس میں کیا شک ہے کہ کام، کام کرنے سے ہی انجام پا سکتا ہے اگر صرف زبان سے کوئی بات کہتے رہیں اور جو کچھ کہا جاتا ہے اس پر عمل نہ کریں تو یقیناً کامیابی نہیں ہو سکتی۔ ہم کسی مفید نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ زبان اپنی جگہ پر اہم ہے لیکن زبان عمل کی جگہ نہیں لے سکتی۔ عمل جب تک نہ کیا جائے اس وقت تک کسی بات کا انجام سامنے نہیں آسکتا۔ جو لوگ دنیا میں کامیابیاں حاصل کرتے ہیں وہ اپنے عمل سے ثابت کرتے ہیں کہ جو کچھ انہوں نے کہا تھا یا جو کچھ انہوں نے چاہا تھا اس کے لئے انہوں نے کوشش کی ہے اور اس کوشش کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد کی ہے اور وہ کامیاب ہو گئے ہیں۔ ظاہری سامان نہ بھی ہوں تو انسان عمل شروع کر دے تو جیسا کہ کہتے ہیں ہمت مرداں مدد خدا اللہ تعالیٰ کی مدد ملنی شروع ہو جاتی ہے۔ اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ کی مدد ملنی شروع ہو جائے اس کے لئے ظاہری سامان بھی پیدا ہونے لگتے ہیں۔ سامان کی تو بہر حال ضرورت ہے لیکن اگر نہ بھی ہوں خدا تعالیٰ انہیں پیدا کر دیتا ہے اور اس طرح انسان عمل کرتے ہوئے، محنت کرتے ہوئے، کوشش کرتے ہوئے کامیابی تک پہنچ جاتا ہے۔

اس کی سب سے بڑی مثال جو آج تک دنیا میں ہمارے سامنے آئی ہے۔ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کا نمونہ ہے۔ یہ اصحابؓ غریب بھی تھے بے کس بھی تھے سازوسامان بھی ان کے پاس نہیں تھا اور ان کے مخالفین بھی انتہائی زبردست لوگ تھے۔ لیکن اس کے باوجود انہوں نے اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی ہدایات پر عمل کیا اور کامیابی حاصل کر لی۔ حتیٰ کہ ایک چھوٹے سے علاقے سے اٹھ کر ساری دنیا کے استاد بن گئے۔ اور کامیاب لوگوں کے لئے ایک ایسا نمونہ چھوڑ گئے جس سے بہتر کوئی نمونہ نہیں ہو سکتا۔

پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ پہلے تو ہم یہ سوچیں کہ ہمیں کیا کرنا ہے ہماری منزل کون سی ہے۔ ہمیں کہاں تک پہنچنا ہے۔ پھر ہم کوشش شروع کریں۔ اپنے سفر پر چلتے چلے جائیں اور خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ہوئے اس سفر کو جاری رکھیں ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ سفر کے انتظامات بھی کر دیتا ہے اور منزل پر بھی پہنچا دیتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

جو شخص خدا کو خوش کرنا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کی دنیا ٹھیک ہو جائے خود پاک دل ہو جاوے نیک بن جاوے اور اسکی تمام مشکلات حل اور دکھ دور ہو جاویں اور اس کو ہر طرح کی کامیابی اور فتح و نصرت عطا ہو تو اس کے واسطے اللہ تعالیٰ نے ایک اصول بتایا ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ شخص کامیاب ہو گیا، بامراد ہو گیا جس نے اپنے نفس کو پاک کر لیا۔ تزکیہ نفس میں ہی تمام برکات اور فیوض اور کامیابیوں کا راز پنہاں ہے۔"

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک دل کو پسند کرتا ہے اور یہ ایک اصولی بات ہے کہ جو جس چیز کو پسند کرتا ہے اس کے لئے سب کچھ کرنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ اس کی مدد کرتا ہے وہ گرا پڑا ہو تو ہاتھ پکڑ کر اٹھا لیتا ہے اسے صحیح راستے پر ڈال دیتا ہے اور منزل تک پہنچا دیتا ہے۔ اس ارشاد میں حضرت صاحب نے (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) تزکیہ نفس کی طرف توجہ مبذول کروائی ہے۔ تزکیہ نفس کا مطلب یہی ہے کہ انسان پاک دل ہو جاوے۔ ہر وہ شخص جس کا دل پاک ہے اس کے دل میں کسی گناہ کی ملونی ہرگز شامل نہیں ہو سکتی وہ جو کچھ بھی کرے گا اچھا ہی ہو گا۔ نیکی اس کی زندگی کا مطمح نظر ہو جائے گی اور نیکیاں ہی نیکیاں اس سے سرزد ہوں گی۔ اپنے لئے بھی وہ اچھے ہی کام کرے گا اور مخلوق کے لئے بھی اچھے ہی کام کرے گا۔ اپنے بھائیوں سے ہمدردی کرے گا، اپنے بھائیوں کی مدد کرے گا، اپنے بھائیوں کے دکھ درد میں شریک ہو گا۔ اور یہ ایسی باتیں ہیں کہ جس شخص میں پائی جائیں کہا جا سکتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے قریب ہو گیا ہے۔ اور اس قرب کی وجہ سے خدا تعالیٰ اس کی تمام مشکلات اور دکھ دور کر دیتا ہے اور اسے کامیابی اور فتح و نصرت عطا ہو جاتی ہے۔

پس اپنے دل کو پاک کریں اور اگر دیکھا جائے تو یہ بات زیادہ آسان ہے کہ انسان اپنے آپ کو پاک کر لے بجائے اس کے کہ دوسروں کو پاک کرتا پھرے۔ دوسروں پر ہماری بات کا کیا اثر ہو گا وہ ہماری کتنی بات مانیں گے اور کتنا تبدیل ہونا چاہیں گے۔ یہ ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے لیکن ہماری اپنی زندگی تو ہمارے ہاتھ میں ہے یعنی ہماری زندگی کو نبھانے کا طریق اپنے آپ کو پاک بنانے کا ذریعہ اگر ہم یہ فیصلہ کر لیں کہ ہم نے پاک دل ہو جانا ہے نیک بن جانا ہے تو یقیناً ہم اس کے لئے ایسی کوشش کریں گے کہ خدا تعالیٰ کی مدد بھی شامل حال ہو گی اور بغیر کسی تردد کے ہمیں پاک بازی اور نیکی نصیب ہو جائے گی۔ اور پاکبازی اور نیکی ہی ایسی چیز ہے جو انسان کو کامیابیاں عطا کرتی ہے۔

پس اسی بات میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ایک اصول بتایا ہے یعنی ہر وہ شخص جو اپنے نفس کو پاک کر لیتا ہے اسے تمام برکات اور فیوض اور کامیابیاں حاصل ہو جاتی ہیں۔ حضرت صاحب کے الفاظ میں تزکیہ نفس میں ہی تمام برکات اور فیوض اور کامیابیوں کا راز پنہاں ہے۔ پس آیئے ہم اپنے آپ کو نیک بنانے کی کوشش کریں اور اپنے آپ کو نیک بنانا اس بات میں بھی ممد ثابت ہوتا ہے کہ ہم دوسروں کے لئے نمونہ بن جائیں اور وہ بھی نیک بن جائیں اگر ہم دوسروں کو بھی نیک بنانا چاہتے ہیں تو اس کے لئے بھی یہی اصول کارگر ہو گا۔ ہم اپنے آپ کو ٹھیک بنائیں۔ اپنی نیکی کا اثر دوسروں تک پہنچائیں تاکہ وہ بھی نیک بن جائیں۔ کہا جا سکتا ہے کہ دنیا کو راہ راست پر لانے اور خدا تعالیٰ کے دروازے تک پہنچانے کا بھی یہی اصول ہے کہ پہلے ہم خدا والے بن جائیں پہلے ہم پاک دل اور نیک بن جاویں۔ اگر ہم خود ہی خدانخواستہ پاک دل اور نیک نہ ہوں تو ہم دوسروں کو کس طرح نیکی کی طرف لا سکتے ہیں۔ دعوت الی اللہ کا بھی یہی اصول ہے۔ پہلے خود خدا کو حاصل کریں اور پھر خدا کو دوسروں کے سامنے پیش کریں اور اس طرح لوگوں کو خدا کے دروازے تک لے آئیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم تزکیہ نفس کر سکیں اور اللہ تعالیٰ سے برکات فیوض اور کامیابیاں حاصل کرنے والے بنیں۔ اور ہماری وجہ سے دوسرے لوگوں میں بھی نیکی کا اثر پیدا ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زندہ جاوید اسماء گرامی

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے ازالہ اوہام میں جن کے اسماء گرامی تحریر فرما کرانہیں زندہ جاوید کردیا ہے۔ ان میں سے آپ اپنے بزرگوں کو تلاش کریں اور یاد رکھیں اور ان کے لئے دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ (ادارہ)

○ منشی جلال الدین صاحب پنشنر۔ سابق میر منشی رجمنٹ نمبر12 موضع بلانی۔ کھاریاں ضلع گجرات۔
○ مولوی حافظ فضل دین صاحب ضلع گجرات
○ میاں محمد دین پٹواری بلانی ضلع گجرات
○ میاں محمد دین پٹواری بلانی ضلع گجرات
○ قاضی یوسف علی نعمانی معہ اہل خانہ۔ تشام۔ حصار
○ میرزا امین بیگ صاحب معہ اہل خانہ۔ بہالوجی۔ جے پور
○ مولوی قطب الدین صاحب۔ بدملی۔ سیالکوٹ۔
○ منشی روڑا صاحب۔ کپور تھلہ
○ میاں محمد خان صاحب۔ کپور تھلہ
○ منشی ظفر احمد صاحب۔ کپور تھلہ
○ منشی عبدالرحمٰن صاحب۔ کپور تھلہ
○ منشی فیاض علی صاحب۔ کپور تھلہ
○ مولوی عبدالکریم صاحب۔ سیالکوٹ
○ سید حامد شاہ صاحب۔ سیالکوٹ
○ منشی وزیر الدین صاحب۔ کانگڑہ
○ منشی گوہر علی صاحب۔ جالندھر
○ مولوی غلام علی صاحب ڈپٹی۔ رہتاس۔ جہلم
○ میاں نبی بخش صاحب رفوگر۔ امرتسر
○ میاں عبدالخالق صاحب رفوگر۔ امرتسر
○ میاں قطب الدین خان صاحب مس گر امرتسر
○ مولوی عبدالحمید صاحب۔ حیدر آباد۔ دکن
○ مولوی حکیم نورالدین صاحب۔ معہ ہردو زوجہ۔ بھیرہ۔ ضلع شاہ پور
○ مولوی سید محمد احسن صاحب امروہہ ضلع مراد آباد
○ مولوی حافظ حکیم فضل دین صاحب معہ ہردو زوجہ۔ بھیرہ۔ ضلع شاہ پور
○ صاحبزادہ محمد سراج الحق صاحب جمالی۔ نعمانی قادیانی۔ سابق سرساوی۔ معہ اہل خانہ
○ سید ناصر نواب صاحب دہلوی۔ حال قادیانی
○ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لدھیانوی معہ اہل خانہ قادیانی
○ صاحبزادہ منظور محمد صاحب لدھیانوی معہ اہل خانہ قادیانی
○ حافظ مولوی احمد اللہ خان معہ اہل خانہ قادیانی
○ سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب اللہ رکھا معہ اہل خانہ مدراس
○ میاں جمال الدین سیکھواں گورداسپور معہ اہل خانہ
○ میاں خیرالدین سیکھواں گورداسپور معہ اہل خانہ
○ میاں امام الدین سیکھواں گورداسپور معہ اہل خانہ
○ میاں عبدالعزیز پٹواری گورداسپور معہ اہل خانہ
○ منشی گلاب دین۔ رہتاس۔ جہلم۔
○ قاضی ضیاء الدین صاحب۔ قاضی کوٹی
○ میاں عبداللہ صاحب پٹواری۔ سنوری
○ شیخ عبدالرحیم صاحب نومسلم۔ سابق لیس دفعدار رسالہ نمبر12۔ چھاؤنی سیالکوٹ
○ مولوی مبارک علی صاحب امام سیالکوٹ
○ میرزا نیاز بیگ صاحب امام کلانوری
○ میرزا یعقوب بیگ صاحب امام کلانوری
○ میرزا ایوب بیگ صاحب معہ اہل خانہ کلانوری
○ میرزا خدا بخش صاحب معہ اہل خانہ کلانوری
○ سردار نواب محمد علی خاں صاحب رئیس مالیر کوٹلہ
سید محمد عسکری خان صاحب سابق اکسٹرا اسسٹنٹ الہ آباد
○ میرزا محمد یوسف بیگ صاحب سامانہ ریاست پٹیالہ
○ شیخ شہاب الدین صاحب۔ لدھیانہ
○ شہزادہ عبدالمجید صاحب۔ لدھیانہ
○ منشی حمید الدین صاحب۔ لدھیانہ
○ میاں کرم الٰہی صاحب۔ لدھیانہ
○ قاضی زین العابدین صاحب خانپور۔ سرہند
○ مولوی غلام حسن صاحب رجسٹرار۔ پشاور
○ محمد انوار حسین خان صاحب شاہ آباد۔ ہردوئی
○ شیخ فضل الٰہی صاحب۔ فیض اللہ چک
○ میاں عبدالعزیز صاحب۔ دہلی
○ مولوی محمد سعید صاحب۔ شامی طرابلسی
○ مولوی حبیب شاہ صاحب۔ خوشاب
○ احمد اللہ صاحب۔ بخارا
○ حافظ نور محمد صاحب۔ فیض اللہ چک
○ شیخ نور احمد صاحب۔ امرتسر
○ مولوی جمال الدین صاحب۔ سیدوالہ
○ میاں عبداللہ صاحب۔ ٹھٹھہ شیر کا
○ میاں اسماعیل صاحب۔ سرساوہ
○ میاں عبدالعزیز صاحب۔ قادیان۔
○ خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے معہ اہل خانہ۔ لاہور
○ مفتی محمد صادق صاحب بھیرہ ضلع شاہ پور
○ شیر محمد خان صاحب بکھر ضلع شاہ پور
○ منشی محمد افضل صاحب لاہور۔ حال ممباسہ
○ ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب گوڑیانی ملازم ممباسہ
○ میاں کریم الدین صاحب مدرس قلعہ سوبھا سنگھ
○ سید محمد اسماعیل دہلوی طالب علم۔ حال قادیان
○ بابو تاج الدین صاحب اکونٹنٹ۔ لاہور
○ شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر۔ لاہور
○ شیخ نبی بخش صاحب۔ لاہور
○ منشی معراج الدین صاحب۔ لاہور
○ شیخ مسیح اللہ صاحب۔ شاہجہانپوری
○ منشی چوہدری نبی بخش صاحب مع اہل خانہ۔ بٹالہ
○ میاں محمد اکبر صاحب۔ بٹالہ
○ شیخ مولانا بخش صاحب۔ ڈنگہ۔ گجرات
○ سید امیر علی شاہ صاحب سارجنٹ۔ سیالکوٹ
○ میاں محمد جان صاحب۔ وزیر آباد
○ میاں شادی خان صاحب۔ سیالکوٹ
○ میاں محمد نواب خان صاحب تحصیلدار۔ جہلم
○ میاں عبداللہ خان صاحب برادر نواب خان صاحب جہلم
○ مولوی برہان الدین صاحب۔ جہلم
○ شیخ غلام نبی صاحب۔ راولپنڈی
○ بابو محمد بخش صاحب ہیڈ کلرک۔ چھاؤنی انبالہ
○ منشی رحیم بخش صاحب میونسپل کمشنر۔ لدھیانہ
○ منشی عبدالحق صاحب کرانچی والا۔ لدھیانہ
○ حافظ فضل احمد صاحب۔ لاہور
○ قاضی امیر حسین صاحب۔ بھیرہ
○ مولوی حسن علی صاحب (وفات یافتہ)۔ بھاگلپور
○ مولوی فیض احمد صاحب لنگیانوالی۔ گوجرانوالہ
○ مولوی غلام امام صاحب عزیز الواعظین منی پور۔ آسام
○ رحمٰن شاہ صاحب ناگپور ضلع چاندہ۔ درڈڑہ
○ میاں جان محمد صاحب (وفات یافتہ)۔ قادیان
○ منشی فتح محمد معہ اہل خانہ بزدار لیہ ڈیرہ اسماعیل خان
○ شیخ محمد صاحب۔ مکی
○ منشی احمد جان صاحب (وفات یافتہ)۔ لدھیانہ
○ منشی پیر بخش صاحب۔ جالندھر
○ شیخ عبدالرحمٰن صاحب۔ قادیان
○ عصمت اللہ صاحب۔ لدھیانہ
○ میاں پیر بخش صاحب۔ لدھیانہ
○ منشی ابراہیم صاحب۔ لدھیانہ
○ منشی قمر الدین صاحب۔ لدھیانہ
○ محمد امیر خان صاحب۔ سہارنپور
○ عبدالرحمٰن صاحب (وفات یافتہ) لدھیانہ
○ قاضی خواجہ علی صاحب۔ لدھیانہ
○ منشی تاج محمد خان صاحب۔ لدھیانہ
○ سید محمد ضیاء الحق صاحب۔ روپڑ
○ شیخ محمد عبدالرحمٰن صاحب عرف شعبان۔ کابلی
○ خلیفہ رجب دین صاحب تاجر۔ لاہور
○ پیر جی خدا بخش صاحب (وفات یافتہ)۔ ڈیرہ دون
○ حافظ مولوی محمد یعقوب خان صاحب ڈیرہ دون
○ شیخ چراغ علی نمبردار۔ تھہ غلام نبی
○ محمد اسماعیل غلام کبریا صاحب فرزند رشید مولوی محمد احسن صاحب امروہی۔
○ سیٹھ احمد صاحب عبدالرحمٰن صاحب اللہ رکھا تاجر مدراس
○ سیٹھ صالح محمد صاحب اللہ رکھا تاجر مدراس
○ سیٹھ ابراہیم صاحب صالح محمد اللہ رکھا مدراس
○ سیٹھ عبدالحمید صاحب ایوب اللہ رکھا مدراس
○ مہدی صاحب عربی بغدادی نزیل جدراس
○ سیٹھ محمد یوسف صاحب اللہ رکھا مدراس
○ مولوی سلطان محمود صاحب میلاپور مدراس
○ حکیم محمد سعید صاحب میلاپور مدراس
○ منشی قادر علی صاحب میلاپور مدراس
○ منشی غلام دستگیر صاحب میلاپور مدراس
○ منشی سراجدین صاحب نزیل کھیڑی۔ مدراس
○ قاضی غلام مرتضیٰ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مظفر گڑھ حال پنشنر
○ مولوی عبدالقادر خان صاحب جمالپور۔ لدھیانہ
○ مولوی عبدالقادر صاحب۔ خاص لدھیانہ
○ مولوی رحیم اللہ صاحب (وفات یافتہ)۔ لاہور
○ مولوی غلام حسین صاحب۔ لاہور
○ مولوی غلام نبی صاحب (وفات یافتہ)۔ خوشاب۔ شاہ پور
○ مولوی محمد حسین صاحب علاقہ ریاست کپور تھلہ
○ مولوی شہاب الدین صاحب غزنوی کابلی
○ مولوی سید تفضل حسین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ علی گڑھ ضلع فرخ آباد
○ منشی صادق حسین صاحب مختار۔ اٹاوہ
○ شیخ مولوی فضل حسین صاحب احمد آبادی۔ جہلم
○ میاں عبدالعلی موضع عبدالرحمٰن ضلع شاہ پور
○ منشی نصیر الدین صاحب لونی۔ حال حیدر آباد
○ قاضی محمد یوسف صاحب قاضی کوٹ۔ گوجرانوالہ
○ قاضی فضل الدین صاحب قاضی کوٹ۔ گوجرانوالہ
○ قاضی سراج الدین صاحب قاضی کوٹ۔ گوجرانوالہ
○ قاضی عبدالرحیم صاحب فرزند رشید قاضی ضیاء الدین صاحب کوٹ قاضی۔ گوجرانوالہ
○ شیخ کرم الٰہی صاحب کلرک ریلوے۔ پٹیالہ
○ میرزا عظیم بیگ صاحب (وفات یافتہ)۔ سامانہ پٹیالہ
○ میرزا ابراہیم بیگ صاحب (وفات یافتہ)۔ سامانہ پٹیالہ
○ میاں غلام محمد طالب علم۔ مچھرالہ لاہور
○ مولوی محمد فضل صاحب۔ چنگا۔ گوجر خاں
○ ماسٹر قادر بخش صاحب۔ لدھیانہ
○ منشی الہ بخش صاحب۔ لدھیانہ
○ ملا نظام الدین صاحب۔ لدھیانہ
○ عطاء الٰہی۔ غوث گڑھ۔ پٹیالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب

مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب اپنی کتاب "کرم الہی" میں حضرت قاضی محمد اسلم صاحب کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔

پروفیسر قاضی محمد اسلم ولادت:۔ 2۔ فروری 1900ء

وفات:۔ 16 دسمبر 1981ء

پروفیسر قاضی محمد اسلم، ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب کے جلیل القدر فرزندان میں سب سے چھوٹے تھے۔ ابتدائی تعلیم ایم اے او ہائی سکول امرتسر میں ہوئی جہاں سے انہوں نے 1916ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ 1916ء سے 1921ء تک وہ علی گڑھ میں رہے۔ علی گڑھ میں ان کے ابتدائی مضامین سائنس اور انجینئرنگ کے تھے۔ لیکن ان مضامین میں کوئی رغبت نہ پاکر آرٹس یعنی علم و ادب کے مضامین پڑھنے شروع کر دیئے۔ 1921ء میں فلسفہ اور معاشیات کے ساتھ بی اے کا امتحان پاس کیا لیکن فلسفہ میں ایم اے کرنے کے لئے گورنمنٹ کالج لاہور کا انتخاب کیا جہاں سے 1921ء میں انہوں نے ایم اے کا امتحان پہلی پوزیشن اور فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔

گورنمنٹ کالج لاہور کے ساتھ ان کی وابستگی تقریباً 30 سال رہی۔ پہلے بطور پروفیسر اور فلاسفی ڈیپارٹمنٹ کے انچارج کی حیثیت سے اور بعد ازاں پرنسپل کے جہاں وہ اسی عہدہ سے 1955ء میں ریٹائر ہوئے۔

1955ء سے 1960ء تک وہ کراچی یونیورسٹی کے فلسفہ کے شعبہ سے منسلک رہے 1966ء سے 1970ء تک تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے پرنسپل کی حیثیت سے فرائض سرانجام دیئے۔

1970ء سے اپنی وفات تک کا عرصہ تالیف و تصنیف میں گزارا۔

منصور احمد۔ سابق سفیر حکومت پاکستان اپنے والد صاحب کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"پروفیسر قاضی محمد اسلم نے میٹرک ایم اے او۔ ہائی سکول امرتسر سے کیا۔ ان دنوں ایک انگریز استاد مسٹر ایس مرکیڈو سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے جن کے انتظامی امور کے علاوہ دیگر فرائض میں لڑکوں کو انگریزی پڑھانا بھی شامل تھا۔ انہوں نے بحیثیت استاد اپنے ہونہار طلباء پر ایک دائمی اثر چھوڑا۔ ان طلباء میں قاضی اسلم بھی تھے۔ مرکیڈو صاحب نگارش کے عمدہ اسلوب اور صرف و نحو کے قواعد و ضوابط اپنے طلباء میں اس قدر اچھی طرح ذہن نشین کروا دیتے کہ یہ استعداد خود قاضی صاحب کی تحریر کی تادم زیست امتیازی خصوصیت رہی۔

قاضی محمد اسلم کے کالج کی تعلیم کے اوائل کے کچھ سال علی گڑھ میں گزرے۔ اس وقت کا علی گڑھ برطانوی راج کی مخالف ہیجان انگیز تحریکوں کا مرکز بنا ہوا تھا جس کی لپیٹ میں تمام ہندوستان تھا۔ اس دوران قاضی اسلم کی ملاقات بہت سے تحریک کے لیڈروں سے ہوئی۔

کالج کے زمانہ میں وہ کالج یونین کے نائب صدر منتخب ہوئے، اچھی تقریر کرنے کا فن ان کا ہمیشہ وصف رہا۔

علی گڑھ اور لاہور کے تعلیمی اداروں میں قاضی اسلم صاحب کا اپنے اساتذہ کے ساتھ نہایت عقیدت کا تعلق رہا اس ضمن میں پروفیسر ایم ایم شریف اور پروفیسر جی سی چیٹرجی صاحب کے نام قابل ذکر ہیں بلکہ جی سی چیٹرجی صاحب نے ہر قدم پر اور زندگی کے آخری وقت تک بے حد محبت اور شفقت کا سلوک کیا۔ انہیں کی سرپرستی نے انہیں کیمبرج تک پہنچایا۔

قاضی اسلم کیمبرج کا ذکر بہت محبت سے کرتے "بلکہ کیمبرج میں گزرا وقت ان کے لئے ایک سہانی یاد بن کر رہ گیا تھا۔ قاضی صاحب نے بہت سے مضامین اور مقالہ جات تصنیف کئے ہیں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور حضرت امام ثانی کی بہت سی کتب کا ترجمہ انگریزی میں کیا "ہستی باری تعالیٰ" کے وسیع مضمون پر تقریباً 40 سال تک جلسہ ہائے سالانہ قادیان اور ربوہ میں باقاعدگی سے لیکچر دیتے رہے۔ ان کے مدراس یونیورسٹی کے پرنسپل ملر لیکچرز کا موضوع تھا "نفسیاتی اور عمرانی پہلو۔ جو اسلام کی ترقی میں ممد رہے"

آل انڈیا ریڈیو اور ریڈیو پاکستان پر مختلف موضوعات پر انہوں نے سو سے بھی زیادہ لیکچر دیئے ہوں گے اور ایسے ہی انڈین / پاکستانی فلوسوفیکل سوسائٹی کی کانگرسوں میں ان کے بے شمار خطاب تھے اسی لئے وہ پاکستان اکیڈمی آف سائنس کے بانی ممبر چنے گئے۔ قاضی صاحب کی احمدیت کے ساتھ لگن ایک مثالی تھی۔ کچھ سال وہ احمدیہ جماعت لاہور کے امیر بھی رہے اور ریٹائرمنٹ کے بعد تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے پرنسپل بنے۔

آئمہ جماعت کے ساتھ (خاص طور پر حضرت امام جماعت ثانی اور حضرت امام ثالث کے ساتھ) ان کے مراسم میں ایک گہری عقیدت، احترام اور غیر متزلزل پابندی Commitment کا امتزاج تھا۔ اپنے خاندان کے سب چھوٹے بڑوں کے ساتھ ان کا سلوک نہایت پرشفقت اور دوستانہ ہوا کرتا تھا یہ سلوک عمر کی قیود سے آزاد تھا۔

ان کے اپنے بچے، بھانجے، بھانجیاں، بھتیجے بھتیجیاں ان کو ایک ہمدرد دوست سمجھتے تھے اور ان سے راہنمائی حاصل کرتے۔

قاضی صاحب کا حلقہ ارباب بہت وسیع تھا اور مختلف عقیدوں کے بے شمار لوگ ان کے مداح تھے۔ ان سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ تعصب سے بہت بالا تھے۔ قاضی صاحب اپنی قدامت پسندی کے باوجود خیالات میں بیسویں صدی کے آدمی تھے۔

ان کا استدلالی سوچ کی اہمیت پر غیر متزلزل اعتقاد تھا اور ہر چیز میں میانہ روی ان کا مسلک تھا ان کو یقین کامل تھا کہ صرف تعلیم ہی ان چیزوں کو نہ صرف جنم دے سکتی ہے بلکہ پروان چڑھا سکتی ہے۔"

محترمہ شاہدہ شمیم احمد خاں اپنے والد صاحب کے متعلق لکھتی ہیں:۔

پروفیسر قاضی محمد اسلم لاہور میں پیدا ہوئے اور نوکری کے علاوہ زندگی کا زیادہ وقت لاہور ہی میں گزارا۔ وہ اپنے والد صاحب (ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب) کی شخصیت سے بہت متاثر تھے، ہر موقع پر ان کا ذکر کرتے۔ اپنے والد کے متعلق یہ بتاتے تھے کہ حالانکہ بہت بااصول تھے اور بارعب تھے لیکن بچوں کے ساتھ وہ کسی سلسلہ میں سختی نہیں کرتے تھے یعنی مار پیٹ وغیرہ حتیٰ کہ عبادت کے لئے بھی نہیں۔ اور اپنے متعلق کہتے ہیں کہ جب میں ایف ایس سی کے امتحان میں فیل ہو گیا تو گھر کے ہر فرد نے حسب توفیق سرزنش کی لیکن والد صاحب نے کہا "کوئی بات نہیں"۔ پڑھنے میں سب بھائی اچھے تھے ایک تو اس زمانے کی تعلیم پھر اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے اچھے ذہن اور پھر اسی کے عطا کردہ علمی اور مذہبی ماحول نے سونے پر

باقی صفحہ 6 پر

○

کب کر سکے گنہ کوئی اپنی خوشی سے ہم
ڈرتے رہے سدا تری ناراضگی سے ہم

شائد جنوں ہی کر سکے دو ٹوک فیصلہ
تنگ آگئے ہیں کشمکشِ آگہی سے ہم

لب بستہ ہیں کہ خوف ہے افشائے راز کا
کیا دل کی بات کہہ نہ سکیں گے کسی سے ہم

ایسا گیا وہ پھر نہ ملاقات ہو سکی
شائد کہیں ملے تھے کسی اجنبی سے ہم

اب شہرِ جاں میں آئے گا کیا کام کا مزا
کچھ کام کر بھی لیں گے اگر بے دلی سے ہم

یارانِ تیز گام تو چلتے چلے گئے
اور دیکھتے رہے ہیں انہیں بے کسی سے ہم

ناہید کیا کرے گی یہاں مرگِ ناگہاں
مانوس ہو چکے ہیں غمِ زندگی سے ہم

عبدالمنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ مصباح-جون 1996ء

محبت سب کیلئے- نفرت کسی سے نہیں

"محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" یہ ایک عالمی پیغام ہے جو ہمارے پیارے امام حضرت مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الثالث نے یورپین قوم کو لندن میں اپنے قیام کے دوران ایک پریس کانفرنس میں دیا۔ یہ ایک روح پرور پیغام ہے جس میں دین حق کا خلاصہ موجود ہے۔ اور ایک محاورے کے مطابق حضرت صاحب نے دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے اور آپ نے جماعت احمدیہ کو ایک ایسا عظیم الشان ماٹو دے دیا ہے جس پر عمل کے نتیجے میں دنیا میں بے شمار روح پرور انقلاب پیدا ہوئے اور آئندہ بھی ہوتے رہیں گے۔

جب عالمی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ انسانی تاریخ خاک و خون سے بھری پڑی ہے اور ہر طرف خون ہی خون نظر آتا ہے یہ قتل و غارت تو کبھی سیاسی چودھراہٹ قائم کرنے کے لئے کئے جاتے ہیں اور کبھی مذہب کے نام پر۔ جنگ عظیم اول اور دوئم سیاسی قتل و غارت کی نہایت واضح اور تکلیف دہ مثالیں تاریخ کا حصہ ہیں۔ جس کے نتیجے میں لاکھوں انسانی جانیں قبروں میں اتار دی گئیں۔ مذہب کے نام پر قتل و غارت کی مثال اسرائیل اور فلسطینیوں کی ہے جس میں اب تک لاکھوں فلسطینی تہ تیغ کئے جا چکے ہیں۔ اسی طرح بوسنیا اور کشمیر ہیں۔ آجکل امریکہ جو دنیا کی واحد سپر پاور ہے۔ ساری دنیا پر سیاسی چودھراہٹ قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور اسی طرح بھارت جنوبی ایشیا پر اپنا تسلط قائم کرنے کے لئے کوشاں ہے اور یوں لاکھوں انسان سیاست اور مذہب کی بھینٹ چڑھ کر زندگی سے ہاتھ دھو رہے ہیں۔

تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ نفرت کو کبھی بھی کسی نے پنپتے نہیں دیکھا۔ لیکن اس کے برعکس مہر و محبت نے لاکھوں لوگوں کے دل جیتے اور بے شمار روح پرور انقلاب پیدا کئے۔ اور ان کو نفرت کی بھٹی سے نکال کر مہر و محبت کے لازوال رشتے میں منسلک کر کے بھائی بھائی بنا دیا اور اس طرح لاکھوں انسانوں کی کایا پلٹ کر رکھ دی۔ چشم فلک اس بات پر بھی گواہ ہے کہ جب کبھی دنیا میں باہمی نفرت کی دیواریں بلند ہوئیں اور دنیا راہ راست سے بھٹکنے لگی تو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی راہنمائی، اصلاح اور رشد و ہدایت کے لئے ہر دور میں رسول اور نبی بھیجے، مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے ان فرستادوں کو بھی ان کی قوم اور بعض وقت حاکم وقت نے ہمیشہ نفرت اور استہزاء کا نشانہ بنایا۔ اور پھر اس پر بس نہ کیا بلکہ ان کو ظلم و ستم کا نشانہ بنانے کے علاوہ ان کے مشن کو ناکام بنانے کا ہر وہ حربہ استعمال کیا جن کو پڑھ کر آج بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مگر انبیاء علیہم السلام اور ان کی جماعت نے مخالفین کا ہمیشہ صبر اور دعا کے ساتھ مقابلہ کیا۔ گالیوں کا جواب دعاؤں سے دیا۔ نفرتوں کا جواب محبت اور شفقت سے دیا۔ پتھر کھا کر بھی بدمزانہ ہوئے اور بڑی محبت اور دلسوزی کے ساتھ اپنی قوم کو اپنے رب کی طرف رجوع کرنے اور سیدھے راستے پر گامزن کرنے کی کوشش کرتے رہے اور بالآخر اللہ تعالیٰ کے رسول ہی غالب اور کامیاب و کامران رہے اور ان کے مخالفین ہمیشہ کی طرح ناکام اور نامراد رہے۔

دین حق کی تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سارے ظلم و ستم جو گزشتہ انبیاء پر فردا فردا توڑے گئے تھے وہ تمام کے تمام ظلم و ستم محبتوں کے شہنشاہ حضرت محمد ﷺ پر توڑے گئے۔ مگر آپؐ نے اف تک نہ کی۔ آنحضرت ﷺ کی پیدائش کے وقت سرزمین عرب میں ہر طرف تاریکی چھائی ہوئی تھی اور ہر طرف جہالت کا دور دورہ تھا۔ عرب قوم نفرت اور عداوت کے سمندر میں غرق تھی اور جو سالہا سال تک چلتی تھی اور یوں انسانی خون عرب کی دھرتی پر پانی کی طرح بہتا رہتا تھا۔ مگر کسی کی آنکھ میں ایک آنسو بھی نہ آتا تھا۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ یہ دھرتی اپنی قوم کے لوگوں کے خون کی پیاسی ہے اور یہ قوم مہر و محبت کے لفظ سے نا آشنا ہے۔ ایسی خاک و خون سے لتھڑی ہوئی قوم کی اصلاح اور رشد و ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ شروع شروع میں اہل قریش نے آپ کے مشن کی شدید مخالفت کی اور آپ کو نفرت اور استہزاء اور ظلم و ستم کا نشانہ بنایا۔ مگر آپ نے نفرت کا جواب مہر و محبت سے دیا۔ ظلم و تشدد کو نظرانداز کر کے دعائیں دیں۔ اس طرح آہستہ آہستہ آپ کی پاکیزہ اور مہر و محبت سے بھری ہوئی تعلیم لوگوں کے دلوں میں اترنے لگی اور لوگوں نے دین حق کو قبول کرنا شروع کر دیا۔ کفار کی زمین سکڑتی گئی اور پیارے آقا حضرت محمد ﷺ کے جانثاروں میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ اور چند سالوں میں سارا عرب دین حق کے نور سے منور ہو گیا۔

تاریخ اسلام کے سینے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مہر و محبت اور حسن سلوک کے بے شمار روح پرور اور ایمان افروز واقعات محفوظ ہیں۔ مگر یہاں پر صرف ایک واقعہ پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ ایک راستہ سے گزر رہے تھے۔ جہاں پر آپؐ کی نظر ایک حبشی غلام پر پڑی جو ظاہری شکل و صورت اور خد و خال کے لحاظ سے خوبصورت نہ تھا اور حبشی ہونے کی وجہ سے اس کی رنگت بھی خاصی سیاہ اور کالی تھی۔ اس لئے اکثر لوگ اس کے ساتھ نفرت اور استہزاء سے پیش آتے تھے۔ مگر آپؐ نے نہایت محبت اور پیار کے ساتھ اس کے پیچھے جا کر چپکے سے اپنے دست مبارک اس کی آنکھوں پر رکھ دیئے۔ اس حبشی غلام کو اس بات کا علم ہو جانے کے باوجود کہ اس کی آنکھوں پر دست مبارک رکھنے والی ہستی حضرت محمد ﷺ ہیں۔ اس نے آپ کے جسم مبارک کو رگڑنا شروع کر دیا اور پھر کہا یا رسول اللہ میں نے پہچان

باقی صفحہ 7 پر

تاریخ ادیان

رحمت اللہ شاکر

قرض کی وصولی میں آسانی

مقروض کے ساتھ نرمی اور احسان کا سلوک کرنا بھی اعلیٰ اخلاق میں سے ہے اور اسلام نے اس کی خاص طور پر تعلیم دی ہے۔ اس لئے صحابہؓ اس کا خاص خیال رکھتے تھے۔

1۔ حضرت ابو قتادہ ایک نوجوان صحابیؓ تھے۔ ایک مسلمان پر ان کا قرض آتا تھا۔ یہ مانگنے کے لئے جاتے۔ مگر ملاقات نہ ہوتی۔ اور ممکن ہے وہ عمداً سامنے نہ آتا ہو۔ کیونکہ تنگ دستی انسان کے لئے سخت ندامت کا موجب ہو جایا کرتی ہے۔ ایک روز یہ گئے۔ تو بچے نے باہر آکر بتا دیا کہ میرے والد صاحب گھر میں موجود ہیں۔ آپ نے آواز دی۔ اور کہا کہ مجھے علم ہو گیا ہے۔ کہ تم گھر میں ہو۔ اس لئے ضرور باہر آجاؤ۔ آخر وہ آیا تو آپ نے پوچھا۔ کہ چھپنے کی کیا وجہ تھی۔ اس نے کہا۔ کہ بات دراصل یہ ہے کہ میں بہت تنگ دست ہوں۔ عیال دار آدمی ہوں۔ آمدنی محدود ہے اس لئے قرض ادا نہیں کر سکتا۔ اور ندامت کی وجہ سے سامنے بھی نہیں ہوتا رہا۔ آپ نے کہا۔ کہ تمہیں خدا کی قسم واقعی تمہاری یہی حالت ہے اس نے قسم کھا کر کہا۔ تو آپ آبدیدہ ہو گئے۔ اور سارا قرض اسے معاف کر دیا۔

2۔ حضرت ابو الیسر کعب بن عمرو بھی نوجوان صحابہ میں سے تھے۔ بنو حرام کا ایک شخص ان کا مقروض تھا۔ اور چونکہ ادائیگی کی استطاعت نہ تھی۔ اس لئے سامنے آنے سے گریز کرتا تھا۔ آخر ایک دن وہ ملا۔ اور اپنے فقر و افلاس کی داستان ایسے الم ناک پیرایہ میں بیان کی۔ کہ آپ کا دل بھر آیا۔ کاغذ منگوا کر اس پر وصولی کر دی۔ اور کہا کہ اگر کبھی مقدرت ہوئی۔ تو ادا کر دینا۔ ورنہ میں معاف کرتا ہوں۔

ادائیگی قرض قرض کی وصول میں مقروض کے ساتھ آسانی اور سہولت کے معاملہ کی مثالیں آپ پڑھ چکے ہیں۔ اس کا دوسرا حصہ اپنے قرض کی ادائیگی ہے۔ صحابہ کرامؓ جہاں دوسروں سے اپنے قرض کی وصولی میں سہولت کا معاملہ کرتے تھے۔ وہاں اپنے قرض ادا کرنے میں نہایت محتاط تھے چند واقعات درج ذیل ہیں:۔

1۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ایک مرتبہ کسی شخص سے ایک لونڈی خریدی۔ لیکن قیمت ابھی۔ بے باق نہ ہوئی تھی۔ کہ وہ شخص مفقود الخبر ہو گیا حضرت عبداللہ ایک سال تک اس کی تلاش میں رہے۔ لیکن وہ نہ ملا آخر جب اس کے ملنے سے مایوس ہو گئے تو ایک ایک دو دو درہم کر کے اس کی طرف سے صدقہ کر دیا۔ اور ساتھ یہ وعدہ بھی کیا۔ کہ وہ واپس آگیا۔ تو اسے پھر قیمت ادا کر دوں گا۔ اور یہ صدقہ میری طرف سے ہو گا۔

2۔ حضرت زبیرؓ بن العوام کے متعلق یہ ذکر کیا جا چکا ہے۔ کہ باوجود تمول و ثروت کے وفات کے وقت آپ پر بائیس لاکھ روپیہ قرض تھا آپ جب ایک جنگ میں شرکت کے لئے روانہ ہونے لگے۔ تو گھر والوں سے کہا۔ کہ مجھے اپنے قرض کا سب سے زیادہ خیال ہے اگر میں شہادت پاؤں۔ تو میرا مال و متاع فروخت کر کے سب سے پہلے میرا قرض ادا کرنا۔

3۔ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مذکورہ بالا وصیت کے مطابق ان کے صاحبزادہ کی طرف سے مسلسل چار سال تک حج کے موقعہ پر یہ اعلان کرایا جاتا رہا۔ کہ میرے والد کے ذمہ کسی کا قرض ہو۔ تو مجھ سے وصول کرے۔

4۔ فیاضی کے عنوان کے ماتحت یہ واقعہ درج ہو چکا ہے۔ کہ حضرت سعیدؓ بن العاص اس قدر فیاض تھے۔ کہ اگر کسی وقت کچھ پاس نہ ہوتا تو حاجت مند کو ہنڈی تحریر کر دیتے تھے۔ کہ پھر آکر وصول کر لے۔ ایک دن مسجد سے واپس آرہے تھے۔ کہ ایک شخص ساتھ ہو لیا۔ آپ نے اس سے پوچھا۔ کیا کوئی کام ہے۔ تو اس نے کہا۔ نہیں آپ اکیلے تھے۔ یونہی ساتھ ہو لیا۔ آپ نے کاغذ قلم اور دوات منگوائی اور اسے بیس ہزار کی ہنڈی تحریر کر دی۔ اتفاق کی بات ہے۔ کہ آپ کی وفات ہو گئی لیکن وہ شخص اس ہنڈی کو کیش نہ کرا سکا۔ وفات کے بعد اس شخص نے وہ ہنڈی ان کے صاحبزادہ حضرت عمر کے سامنے پیش کی۔ تو انہوں نے اسے فوراً تسلیم کر لیا۔ اور بلاچون و چرا روپیہ ادا کر دیا۔

اس واقعہ پر غور کرنا چاہئے۔ آج کل یہ حالت ہے۔ کہ بعض لوگ خود جو قرض لیتے ہیں۔ اسے بھی ادا کرنے میں لیت و لعل کرتے اور قرضخواہوں کو سخت پریشان کرتے ہیں۔ اور پھر والدین کے قرضہ کو ادا کرنے والے تو بہت ہی کم ہیں۔ لیکن اس نوجوان نے اتنی گراں قدر رقم باپ کی طرف سے ادا کی حالانکہ یہ قرض نہ تھا۔ بلکہ محض ایک عطیہ تھا۔ اور اگر وہ چاہتے۔ تو کہہ سکتے تھے۔ کہ میں اس کا ذمہ دار نہیں۔ لیکن انہوں نے اس بات کو پسند نہ کیا کہ والد نے جو عطا کی تھی۔ اس کی ادائیگی نہ کریں۔

5۔ حضرت عبداللہؓ بن عمر جب غزوۂ احد پر جانے کے لئے تیار ہوئے۔ تو اپنے لڑکے حضرت جابرؓ سے فرمایا۔ کہ اس غزوہ میں ضرور شہید ہوں گا مجھ پر جو قرض ہے۔ اسے ادا کرنا اور اپنی چھ بہنوں کے ساتھ حسن معاملت کرنا۔ باوجودیکہ اتنے بڑے کنبہ کی پرورش کا بار حضرت جابرؓ پر تھا۔ وہ باپ کے قرض کو جلد از جلد ادا کرنا اس قدر ضروری سمجھتے تھے۔ کہ جب کھجور کی فصل تیار ہوئی۔ تو انہوں نے پوری دیانت کے ساتھ تمام قرض ادا کیا اور فرمایا کہ میں اس بات کے لئے بالکل تیار ہوں۔ کہ اپنی بہنوں کے پاس ایک کھجور بھی نہ لے کر جاؤں۔ لیکن قرض ادا کر دوں۔

6۔ قرض کو ادا کرنے کا خیال صحابہ کرامؓ کو اس طرح دامن گیر رہتا تھا کہ وہ اپنی ضروریات کی اشیاء بیچ کر بھی اس سے سبکدوش ہونے کے لئے تیار رہتے تھے۔ ابن حداد ایک صحابیؓ تھے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

طالبان کی کامیابی- پشتون افراد کی جلاوطنی

بتایا گیا ہے کہ اتوار کے روز طالبان نے مزید دو صوبے اپنے قبضے میں کر لئے ہیں۔ ان صوبوں کا تعلق گھور بند ویلی کے شمالی علاقوں سے ہے۔ شتواری اور سیاہ گرد ضلع جو گھور بند ویلی میں ہیں وہ اسلامی آرمی کے مجاہدین نے ہفتہ کے روز فتح کر لئے تھے۔ طالبان کے ریڈیو شریعت نے اعلان کیا کہ انہوں نے یہ علاقے اپنے قبضے میں لے لئے ہیں اور بتایا کہ دو ہزار فوجی جنہوں نے حالات کو پوری طرح پہچان لیا تھا اور اسلامی حکومت کے موافق ہو گئے تھے نے اپنے انتظام کو چھوڑ کر طالبان کے ساتھ الحاق کر لیا۔ گھور بند کی وادی جبل السراج سے 30۔ میل کے فاصلے پر ہے۔ اور ایک ڈرامائی انداز میں حملہ کئے جانے پر طالبان نے یہ علاقہ لے لیا۔ پہلے اس علاقے پر شیعہ حزب وحدت کے عبد الکریم خلیلی کا قبضہ تھا جو طالبان مخالفت دھڑے کا ایک حصہ تھا۔ اس میں عبد الرشید دوستم کے دستے بھی شامل تھے۔ جنہیں وہاں سے نکال دیا گیا اور اسی طرح احمد شاہ مسعود کے دستوں کو بھی۔ طالبان اس علاقے سے ہزاروں پشتون لوگوں کو اپنے گھروں سے نکال کر جلا وطن کر رہے ہیں۔ اس سے پہلے پچاس ہزار لوگ وہاں سے جا چکے ہیں۔

○○○

بھارت کا ری پبلک ڈے

بھارت کے ریپبلک ڈے کے موقعہ پر تین شمالی ریاستوں نے اس کا احتجاجی بائی کاٹ کیا۔ تمام سڑکیں آسام منی پور اور میگھالائیا میں خالی ہو گئیں اور یہ بات حکومت کے افسروں نے بتائی۔ صرف چند لوگوں نے تقریب میں حصہ لیا۔ بھارت کے مشرق بعید میں آسام سب سے بڑی ریاست ہے۔ وہاں پر بارہ گھنٹے کی ہڑتال کی گئی۔ یہ ہڑتال یونائیٹڈ لبریشن فرنٹ نے کروائی تھی۔ یہ فرنٹ ہندوستان سے اپنی آزادی کے لئے لڑ رہا ہے۔ منی پور اور میگھالائیا میں بھی علیحدگی پسند لوگوں نے جنرل سٹرائیک کی اور عوام الناس سے کہا کہ وہ ریپبلک ڈے کی تقاریب میں شمولیت نہ کریں بھارتی سیکیورٹی فورسز کو چوکنا تو کر دیا گیا تھا لیکن کوئی ناپسندیدہ واقعہ پیش نہیں آیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس علاقے میں گزشتہ پانچ سال میں علاقائی جھگڑوں میں علیحدگی پسند لوگوں کے ہزاروں افراد شمال مشرقی حصے میں مارے گئے۔

○○○

پیرو میں یرغمالیوں کا بحران

پیرو میں جاپانی سفیر کی رہائش گاہ پر جن لوگوں کو یرغمالی بنا کر رکھا ہوا ہے ان کی آزادی کے لئے ہر کوشش ناکام ہو رہی ہے۔ یرغمالی بنانے والوں کا مطالبہ ہے کہ ان کے چار سو ساتھی جنہیں قید میں رکھا ہوا ہے ان کی رہائی کے بغیر وہ یرغمالیوں کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ البتہ گاہے گاہے بیمار ہونے والے یرغمالیوں کو چھوڑ دیا جاتا ہے اب ستر افراد یرغمالی ہیں جن میں سے گزشتہ روز پیرو کے ایک باشندے کو جو مقامی پولیس میں جرنیل کا عہدہ رکھتا ہے بیمار ہونے کی وجہ سے رہا کر دیا گیا ہے اسے وہیل پر باہر لایا گیا اور ایک سٹریچر پر ڈال کر ایک ایمبولینس گاڑی کے ذریعے حکومت کے حوالے کر دیا گیا۔ یہ رہائی ایسے وقت میں عمل میں آئی ہے جبکہ جاپانی سفیر کی رہائش کے اردگرد گزشتہ چار روز سے گڑ بڑ جاری تھی۔ یرغمال بنانے والوں نے اس بات کا بار بار اعلان کیا ہے کہ اگر طاقت کے ذریعے یرغمالیوں کو چھڑانے کی کوشش کی گئی تو وہ تمام یرغمالیوں کو تہ تیغ کر دیں گے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ یرغمالیوں کے ساتھ کوئی برا سلوک نہیں کیا جاتا۔ جو بیمار ہوتے ہیں انہیں رہا کر دیا جاتا ہے۔ اور باقی لوگوں کو اس شرط کے ساتھ رکھا جا رہا ہے کہ ان کے ساتھی رہا کئے جائیں تو ان کو بھی رہا کر دیا جائے گا۔

○○○

طالبان کا تہران کانفرنس کا بائیکاٹ

افغانستان کے طالبان جو فتوحات حاصل کر رہے ہیں شاید اسی کا نتیجہ ہے کہ انہوں نے تہران میں ہونے والی اس امن بات چیت کا بائیکاٹ کر دیا ہے جو افغانستان کے مسئلے کے حل کے لئے اقوام متحدہ کی وساطت سے بلائی گئی ہے۔ طالبان کے لیڈر ملا عبد الجلیل نے کہا ہے کہ ایران غیر جانبدار نہیں ہے وہ ہمارے مخالفین کو اسلحہ فراہم کرتا ہے۔ اگر ایران ثالث بننا چاہتا ہے تو وہ ہماری حکومت کو تسلیم کرلے۔ یاد رہے کہ طالبان کی حکومت کے قیام کے وقت ایران نے طالبان کی کھل کر مخالفت کی تھی اور ان کی حکومت کو غیر اسلامی قرار دیا تھا۔

طالبان نے کہا ہے کہ افغانستان میں طالبان مخالف قوتیں مذاکرات کی آڑ میں گروپ بندی کرنا چاہتی ہیں۔ طالبان نے کہا ہے کہ ہم بات چیت کے ذریعے مسائل حل کرنا چاہتے ہیں مگر اس سے مخالفین کو فوجی قوت منظم کرنے کا موقع نہیں دے سکتے۔ ایران نہ صرف برہان الدین ربانی کو صدر تسلیم کرتا ہے بلکہ وہ طالبان مخالف کردار ادا کرتے ہوئے ہمارے مخالفین کو مسلح کر رہا ہے۔ اس لئے تہران میں ہونے والا کوئی فیصلہ غیر جانبداری پر مبنی قرار نہیں دیا جا سکتا۔

اس سے قبل بتایا گیا ہے کہ طالبان کا ایک نمائندہ اس بات چیت میں شریک ہونے کے لئے تہران پہنچ گیا ہے لیکن طالبان نے اس خبر کو غلط بتایا ہے اور کہا ہے کہ ہمارا کوئی وفد مذاکرات کے لئے تہران نہیں پہنچا۔ یہ باتیں افغان نائب وزیر خارجہ نے ایک پریس کانفرنس میں بتائی۔

مبصرین کا خیال ہے کہ طالبان نے حال ہی میں جو فوجی کامیابیاں حاصل کی ہیں اس کے پیش نظر اس وقت طالبان مضبوط پوزیشن میں ہیں اور اس لئے وہ بات چیت کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔

تہران میں ہونے والے یہ مذاکرات شروع ہو چکے ہیں اور ان مذاکرات میں سابق صدر برہان الدین ربانی سابق وزیر اعظم گلبدین حکمت یار' صبغت اللہ مجددی' عبد الرشید دوستم' اور شیعہ تنظیم حزب وحدت کے نمائندے حصہ لے رہے ہیں۔ اس وقت مذاکرات کی جو کیفیت ہے وہ طالبان کی عدم موجودگی کے باعث بے معنی ہو کر رہ گئی ہے۔ اور ان مذاکرات کو طالبان کے مخالفین اپنے اتحاد کے لئے استعمال کریں گے۔

تازہ ترین اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ افغانستان میں طالبان نے گزشتہ روز دارالحکومت کابل کے شمال میں بگرام کے محاذ پر مخالف فوج کا حملہ پسپا کر دیا ہے۔ ریڈیو کابل نے دعویٰ کیا ہے کہ طالبان نے علاقے میں دوستم ملیشیا اور احمد شاہ مسعود کی فوج کے خلاف جوابی حملہ بھی کیا ہے اور انہیں بھاری جانی و مالی نقصان پہنچایا ہے۔

○○○

بقیہ صفحہ 4

سہاگے کا کام کیا۔ ہم سب کو پڑھانے کا بہت شوق تھا۔ ان شروع کے لوگوں میں سے تھے جو باہر پڑھنے کے لئے گئے۔ مالی حالات تو اتنے اچھے تھے نہیں اپنے استاد پروفیسر چیٹرجی (جنہوں نے ہر قدم پر اور زندگی کے آخری وقت تک بے حد محبت اور شفقت کا سلوک کیا) کی سرپرستی اور راہنمائی نے کیمبرج تک پہنچا دیا۔ بتاتے تھے کہ اس وقت سائیکالوجی نیا نیا مضمون تھا گورنمنٹ کالج لاہور میں آپ کے اساتذہ میں علامہ سر محمد اقبال بھی تھے کیمبرج جانے سے پہلے آپ علامہ کو ملنے گئے اور بتایا کہ میں Experimental Psychology پڑھنے جا رہا ہوں تو علامہ نے قدرے تجسس اور شک سے بھرے ہوئے لہجہ میں پوچھا

Aslam.. can psychology be experimental?

(کیا نفسیات بھی تجرباتی ہو سکتی ہے؟)

قاضی اسلم صاحب نے ایم اے فلاسفی گورنمنٹ کالج لاہور سے کیا اور بریٹ سوسائٹی کے بڑے فعال ممبر تھے۔ انہوں نے ایم اے میں اول پوزیشن حاصل کی اور نانک بخشی تمغہ کے حقدار بنے۔

اپنی نوکری میں بے حد خوش تھے مجھے لگتا ہے کہ وہ کوئی اور کام اتنا اچھا نہ کر سکتے۔ اپنے کام سے' اپنے کام کے ساتھیوں (Colleagues) اور شاگردوں سے بہت محبت تھی۔ انہیں لائق اور اچھے کردار والے شاگرد بہت پسند تھے نامور شاگردوں میں چوہدری محمد علی۔ ڈاکٹر محمد اجمل۔ پروفیسر کرامت حسین جعفری' اور بے شمار CSP افسران ہیں۔ تقریباً 30 سال گورنمنٹ کالج لاہور میں رہے ہزاروں بچے ان کے ہاتھوں میں سے گزرے اور سب ہی بہت پیار سے یاد کرتے تھے۔ میری بہن ایک دفعہ اپنے میاں کی نوکری کے سلسلہ میں 1957-61ء میں بمبئی' دہلی رہی۔ وہ بتاتی ہے کہ جو بھی یہ سنتا کہ میں ان کی بیٹی ہوں پیروں کو ہاتھ لگانے کے لئے جھکتا تھا۔ انہوں نے بے شمار مقالے لکھے۔ ایک تو وہ زمانہ ہی اور تھا دوسرے دنیوی شہرت مقصد بھی نہ تھا۔ کبھی اپنی مطبوعات کی فہرست نہ بنائی۔ چند ایک مضامین غیر ملکی رسائل و جرائد میں بھی چھپے۔ ایک رسول کریم ﷺ کے "اوصاف حسنہ" کے متعلق اور ایک اسلام اور فرائیڈ کے Psycho-analysis کے متعلق۔ کتاب لکھنے کا بہت شوق تھا۔ سلسلہ کی کتابوں کے تو بہت تراجم کئے لیکن وہ کتاب نہ لکھ سکے جس کا شوق تھا۔ ویسے تو ان کے دماغ میں نہ جانے کتنی کتابوں کا علم بھرا ہوا تھا۔ ان کی وجہ سے ہم ست ہو گئے خصوصاً میں نے ان کو انسائیکلو پیڈیا بلکہ لائبریری کی طرح استعمال کیا کیونکہ میں نے بھی نفسیات میں ہی ایم اے کیا اس لئے مجھے اس سلسلہ میں ان سے بے حد مدد ملی یہاں تک کہ کالج میں یہ سننے میں آتا تھا کہ ہمارا مقابلہ شاہدہ سے نہیں قاضی محمد اسلم سے ہے۔ شروع میں وہ میرے ایم اے کرنے کے بالکل قائل نہیں تھے لیکن جب مانے تو پھر دونوں سال بھرپور تعاون کیا۔ کامیابی پر بے حد خوش ہوتے اور اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر میں آنکھیں پرنم ہو جاتیں۔

ایک زمانہ میں ہر آدمی کو ستارہ امتیاز اور ہلال خدمت اور نہ جانے کیا کیا گورنمنٹ کی طرف سے ملتا تھا ہم بھی منتظر تھے کہ ہمارے ابا کو بھی ان کی خدمات کے سلسلہ میں کچھ ملے گا لیکن نہ ملا ہنس کر کہنے لگے چونکہ یہ اعزاز سب ہی کو مل چکے ہیں۔ اس لئے نہ ملنا انوکھی بات ہے۔ ذرہ بھر دل میں میل نہ لائے۔ پنجاب یونیورسٹی میں فلسفہ کا ڈیپارٹمنٹ ان کی نگرانی میں کھلا بلکہ پنجاب یونیورسٹی کے فلسفہ کے اقبال چیئر کے پہلے نامزد وہی تھے۔ جب شورش کاشمیری نے اس سلسلہ میں طوفان اٹھایا تو کہنے لگے کہ پنجاب یونیورسٹی کی فلسفہ کی اس پہلی اقبال چیئر پر لکھا ہوا میرا نام تو اب نہیں مٹا سکتے۔

کیمبرج کے رواج کے مطابق اپنا مضمون چھوڑ کر اپنی دلچسپی کے اور لیکچر بھی سنا کرتے۔ مشہور و معروف Orientalist نکلسن اسی زمانہ میں لیکچر دیتے تھے۔ اس کے لیکچروں میں Arberry کے ساتھ ملاقات ہوئی اور تعلقات تا حیات قائم رہے۔ خط و کتابت کا بہت شوق تھا۔ گاندھی جی' برٹرانڈ رسل کے ساتھ بھی خط و کتابت کی بلکہ خط کے ذریعے امریکن صدر کینیڈی (صدر بننے سے پہلے جب وہ Senator تھے۔) سے ان کی کتاب Profiles in Courage منگوائی۔ کتابوں کا بے انتہا شوق تھا' بچوں سے' رشتہ داروں سے فرمائش ہوتی تو کتاب کی۔ جماعت کے ساتھ یعنی سلسلہ احمدیہ کے بانی اور آئمہ کے ساتھ ان کی محبت' عقیدت اور تعلق بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں۔ سب کچھ ان کی رگ رگ میں بسا ہوا تھا ان کے نزدیک احمدیت کے بغیر ان کا وجود اپنی مقصدیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھو بیٹھتا' وہ جو کچھ تھے' جو کچھ بن سکے وہ سب کچھ احمدیت کی وجہ سے تھا۔

کیونکہ فلسفہ اور منطق سے بھی شغف تھا اس لئے ان کا عقیدہ بھی بہت ہی Rational تھا۔ جب میں ایم اے نفسیات میں داخل ہوئی تو میرے استاد مظفر قریشی صاحب موصوف کہنے لگے "جب قاضی صاحب نے کہا کہ ان کی بیٹی داخل ہو رہی ہے تو میں ڈر رہا تھا کہ نہ جانے ملا ٹائپ کے ماحول سے نکل کر وہ کس طرح چل سکے گی۔ لیکن معلوم ہوتا ہے قاضی صاحب کا مذہب بہت صحیح مذہب ہے۔" انہی دنوں میں اپنی پڑھائی کے سلسلہ میں مشہور ماہر نفسیات یونگ (Jung) کے متعلق سوال کر رہی تھی' آپ پڑھاتے پڑھاتے مسرور اور محظوظ ہونے لگے۔ کہنے لگے کس طرح اس کی Theory میں سے اجرائے نبوت کے لئے دلیل نکلتی ہے۔ ہماری ناقص عقل یہ سب کچھ سمجھنے سے قاصر رہی۔ ہماری چھوٹی پھوپھی اکثر کہا کرتیں "تمہارے گھر میں علم کی گنگا بہتی ہے "یعنی تم محروم نہ رہ جانا۔ اب حسرت سے کہتے ہیں کہ محروم ہی رہ گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی دعاؤں کے طفیل بہت کچھ دنیا میں پایا لیکن وہ ایمان ایقان کا مقام جس سے اطمینان قلب کا اعلیٰ درجہ ملتا ہے وہ تو دور دور نہیں۔

کام کرنے کا شوق تھا Retirement کے لفظ سے گھبراتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آرزو اپنے فضل سے پوری کی اور 40 سال تک تو باقاعدہ کام کرتے رہے اور باقی 12 سال کی زندگی بھی ہر دم مصروف گزری۔

ہر کسی کی کامیابی پر خوش ہوتے اور احمدی بہن بھائیوں سے تو واقعی انہیں خونی رشتہ کی طرح محبت تھی۔ ہم لوگ ان کو زیادہ خوش فہم ہی سمجھتے تھے لیکن ان میں Judgement of character بہت تھی۔ ایک واقعہ جس نے مجھے بہت متاثر کیا وہ اس طرح ہوا کہ وہ جب ایم اے فلاسفی کے Thesis کے Examiner مقرر ہوئے ان کے ساتھ ایک نوجوان جو Oxford سے پڑھ کر نیا نیا آیا تھا اور جس کے ساتھ ان کے اچھے تعلقات تھے وہ بھی Examiner بنا۔ Viva کے دوران اس کے رویہ سے بہت شاکی تھے۔ اس نے CSS کا امتحان بھی دے رکھا تھا کہنے لگے

He will be a corrupt officer

وہ لڑکا CSP بنا اور چند سالوں بعد Corruption کی وجہ سے نکالا گیا۔

حالانکہ مغربی طرز کی تعلیم سے آراستہ تھے پھر بھی ہر موقع پر قربانی' صدقہ' دعا جیسی باتوں پر پورا پورا ایمان اور عقیدہ رکھتے تھے بلکہ جو لوگ عید اور حج کے مواقع پر گوشت ضائع ہونے کا ذکر کرتے اور اس سلسلہ میں قربانی کو غیر ضروری کہتے تھے ان کے ساتھ اتفاق نہیں کرتے تھے۔

کتابوں سے بہت محبت تھی' نقل مکانی کے سلسلہ میں ان کی کتابیں ڈبوں میں بند بہت عرصہ باہر برآمدے میں پڑی رہیں۔ کہنے لگے دیکھا کہ کس قدر انمول خزانہ ہے' بے خوف و خطر باہر رکھ دو کسی چور کو چرانے کا خیال بھی نہیں آئے گا۔"

اولاد 1۔ عطیہ اسلم بیگم جناب آفتاب احمد خان صاحب' سابق سفیر حکومت پاکستان۔ حال امیر جماعت احمدیہ 'یو کے۔ لنڈن

2۔ منصور احمد سابق سفیر حکومت پاکستان حال لاہور

3۔ کوثر اسلم بیگم جناب اسحاق اسماعیل صاحب

4۔ شاہدہ اسلم بیگم شمیم احمد خان صاحب پی ایچ ڈی

5۔ شاہد احمد کنسلٹنٹ یو این او حال بنکاک

بقیہ صفحہ 5

لیا ہے۔ ایسی ہستی آپؐ کے علاوہ اور کون ہو سکتی ہے؟ وہ صحابہ اور دیگر لوگ جو یہ نظارہ دیکھ رہے تھے عش عش کر اٹھے اور حسرت سے کہنے لگے کہ کاش یہ موقع ہمیں نصیب ہوتا۔ مگر یہ سعادت جس کی قسمت میں لکھی ہوئی تھی اس کو مل گئی کیونکہ ۔

این سعادت بزور بازو نیست

یہاں پر آنحضرت ﷺ کے اس خطبہ کا جسے خطبہ حجتہ الوداع اور انسانی حقوق کا عالمی چارٹر شمار کیا جاتا ہے۔ اس کا ذکر کرنا برمحل اور مناسب معلوم ہوتا ہے۔ مذکورہ خطبہ میں آپؐ نے دیگر امور کے علاوہ ارشاد فرمایا:۔

"لوگو! تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک۔ عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر' سرخ کو سیاہ پر اور سیاہ کو سرخ پر کوئی فضیلت نہیں۔ مگر سوائے تقویٰ کے ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور سب مسلمان باہم بھائی بھائی ہیں۔"

آپ کی محبت و شفقت صرف اپنوں تک محدود نہ تھی بلکہ دوست دشمن اور مشرکین یہود اور نصار' سب کے لئے یکساں تھی۔ پس آپ کی نظر کرم اور مہر و محبت کا ہی فیض تھا کہ چند سالوں میں عرب کے جاہل اور خاک و خون سے لتھڑی ہوئی قوم آپ پر ایمان لے آئی اور چند سالوں کے اندر اندر ساری دنیا میں چھا گئے۔ اور قیصر و کسریٰ کے در و دیوار کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔ آپؐ کے صحابہ آسمان روحانیت کے درخشندہ ستارے تھے۔ اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ادنیٰ اشارہ پر اپنی جان' مال اور اولاد تک قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہتے تھے۔ اور صدق و وفا کا بہترین نمونہ تھے جن پر فلک کو بھی رشک آتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ آپ نے اپنے صحابہ کے متعلق فرمایا کہ میرے صحابہؓ ستاروں کی مانند روشن ہیں۔ جو کوئی بھی ان میں سے ایک کی بھی پیروی کرے گا ہدایت پائے گا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو جائے تو تم باہم ایک ہو جاؤ جیسے ایک ماں کے پیٹ سے دو بھائی"

اس سلسلے میں آپ مزید فرماتے ہیں کہ "جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے بھائی کا گناہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں۔"

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بات اتنی میٹھی اور ایسی محبت سے کریں کہ جو دوسروں کے دل پر اثر کرنے والی ہو اس لئے ہماری جماعت کا محبت آمیز شعار ہونا چاہئے کہ جب کوئی بات کرے تو ہر آدمی محسوس کرے کہ اس کے اندر اخلاص ہے اور اس کا دل محبت سے بھرا ہوا ہے۔

پس اے احمدیت کے پروانو اور جان نثارو! اس عالمی روح پرور اور ایمان افروز پیغام کو محبت سب سے' نفرت کسی سے نہیں' پھیلا کر ساری دنیا میں امن اور آشتی کے چراغ روشن کردو۔

○○○

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترمہ صابرہ طارق صاحبہ ربوہ گزشتہ ڈیڑھ سال سے صاحب فراش ہیں۔ موصوفہ کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم مرزا خالد بیگ صاحب ابن مکرم مرزا اجمل بیگ صاحب کے دل کا کینیڈا کے ایک ہسپتال میں اپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان دار القضاء

○ (محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم نصیر احمد صاحب کاہلوں)

محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب کاہلوں (کارکن دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ) سکنہ طاہر آباد ربوہ نے درخواست دی ہے کہ خاکسارہ کے خاوند۔ قضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ لہٰذا ان کا جمع شدہ P.F بمعہ منافع مبلغ 9462/50 روپے مجھے ادا کیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس سے اتفاق ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(1) محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم سعید احمد صاحب (پسر)
(3) مکرم عزیز احمد صاحب (پسر)
(4) مکرم طاہر محمود صاحب (پسر)
(5) محترمہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ (دختر)
(6) مکرم زاہد محمود صاحب (پسر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا وارث کو اس رقم کی ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

تبدیلی فون

○ اسٹیشن - نیا نمبر 213180 پرانا نمبر 980
○ تھانہ - نیا نمبر 213175 پرانا نمبر 987
○ چوکی - نیا نمبر 213176 پرانا نمبر 988
○ سپیشل برانچ - نیا نمبر 213174 پرانا نمبر 974

بقیہ صفحہ 5

جن پر ایک یہودی کے چار درہم قرض تھے۔ اس نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں استغاثہ کیا۔ تو آپ نے تین بار اس صحابی سے فرمایا۔ کہ یہودی کا حق اسے ادا کرو اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ میرے پاس کچھ نہیں۔ کہاں سے ادا کروں۔ اس پر آنحضرت ﷺ تو خاموش ہو گئے۔ مگر حضرت ابن حداد کو خیال آیا۔ چنانچہ آپ اٹھے اور بازار میں گئے۔ اپنے عمامہ کو اتار کر اس سے تہبند کا کام لیا۔ اور تہبند کو چار درہم پر فروخت کر کے یہودی کا قرض ادا کر دیا۔

7۔ آنحضرت ﷺ خود قرض کی ادائیگی۔ اور قرض خواہ کی دل جوئی کا خاص رکھتے تھے۔ اور دراصل صحابہ کرام نے جو اخلاق سیکھے۔ وہ آپؐ ہی سے سیکھے تھے۔ ایک یہودی زید بن سعنہ کا کچھ قرض آنحضرت ﷺ کے ذمہ تھا۔ ایک دن وہ آنحضرتؐ کی مجلس میں آیا۔ قرض کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ اور نہایت ناشائستہ باتیں کرنے لگا۔ یہاں تک کہہ گیا۔ کہ تم بنی عبد المطلب بہت نادہند ہو۔ وغیرہ وغیرہ۔ حالانکہ حسب معاہدہ قرض کی ادائیگی کی میعاد میں ابھی تین روز باقی تھے۔ اور اس کا تقاضا قبل از وقت تھا۔ صحابہ کرام کو اس کی بے ہودہ کلام سخت ناگوار گزری۔ اور حضرت عمرؓ نے اس کے ساتھ کچھ درشتی کی۔ لیکن آنحضرت ﷺ نے اس سے منع فرمایا اور فرمایا۔ کہ لازم ہے۔ اس کا قرض ادا کرو۔ اور بیس صاع جو زیادہ دے دو۔ آنحضرت ﷺ کی اس خوش معاملگی کا اس پر ایسا اثر ہوا کہ وہ مسلمان ہو گیا۔

○○○

بقیہ صفحہ 1

جس کے بعد اچانک نیکیاں غائب اور بدیوں کا پھر از سر نو قبضہ ہے تو یہ تو غرقابی کے پل ہیں' یہ تو نجات کے پل نہیں۔ پس (مبارک مہینہ) کی نیکیوں کو پائندگی دینا' ہمیشہ ہمیش کے لئے جاری کرنا یہ وہ جدوجہد ہے جس میں (مبارک مہینہ) آپ کے لئے سراسر خیر و برکت ہے۔ اگر یہ جدوجہد بالا رادہ شروع کریں اور یاد رکھیں کہ آپ کے ارادے سے بات نہیں بنے گی جب تک دعا مانگتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے مدد نہ مانگیں اس وقت تک یہ جدوجہد کامیاب نہیں ہو سکتی۔

(از خطبہ 3۔ فروری 1995ء)

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 29 - جنوری-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 7 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 18 درجے سنٹی گریڈ

○ نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ موجودہ نظام باطل ہے عوام اس کے خلاف بغاوت کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ مسلح افواج انشاء اللہ کبھی مارشل لاء نہیں لگائیں گی انہوں نے مزید کہا کہ بلا شبہ ہم 50 سال میں پاکستان کو قائداعظم کی امنگوں کا گہوار نہیں بنا سکے۔ لیکن جہنم میں جانے والے ہندو صرف دو سال میں سچی جمہوریت بنانے میں کامیاب ہو گئے انہوں نے کہا کہ جمہوری نظام کی ناکامی کی ذمہ داری سیاسی قیادت پر عائد ہوتی ہے۔ گیارہ سال میں یہ قیادت مثالی نہ رہی اور سول و فوجی بیورو کریسی نے خوب مزے لوٹے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ 3۔ فروری کو جیتنے والی قیادت ملک میں خلافت راشدہ کا نظام لائے گی۔

○ پنجاب پولیس نے حکومت کی ہدایت پر 27۔ اکتوبر 1996ء کو منصورہ کے قریب مظاہرے کے دوران آنسو گیس کا شیل لگنے سے ہلاک ہونے والے جماعت اسلامی کے کارکن حافظ یوسف کی موت کی ذمہ داری سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو سابق سینئر وزیر پنجاب ملک مشتاق اعوان' سابق چیف سیکرٹری پنجاب اسلم حیات قریشی' سابق ایس ایس پی لاہور چوہدری سجاد احمد' ڈی ایس پی علامہ اقبال ٹاؤن سرکل نظام شاہد درانی' سابق ایس ایچ او تھانہ ہنجروال رانا ارشد پرویز' سابق ایس ایچ او تھانہ چوہنگ سب انسپکٹر ریاض احمد' ایس ایچ او تھانہ سمن آباد سب انسپکٹر راشد امین اور دوسرے پولیس افسران پر عائد کرتے ہوئے ان کے خلاف زیر دفعہ 302 و دیگر دفعات مقدمہ درج کر کے ایف آئی آر سیل Seal کر دی ہے۔ ایس ایس پی لاہور نے اپنے دفتر میں مقدمہ درج کیا۔ ایوان صدر کے سامنے دھرنا دینے کی دھمکی دے کر جماعت اسلامی نے صدر اور وزیر اعظم سے اپنا یہ مطالبہ زبردستی منوالیا تھا۔

○ میر خلیل الرحمن کی برسی کے موقع پر ہونے والی تقریب میں نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد 5 گھنٹے تک تقریب میں موجود رہے۔

○ سپریم کورٹ نے لاہور ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف حکم امتناعی جاری کرتے ہوئے الیکشن کمیشن کو ہدایت کی ہے کہ ذوالفقار کھوسہ کا نام بیلٹ پیپر سے خارج نہ کیا جائے۔ لاہور ہائی کورٹ نے قرار دیا تھا کہ کھوسہ الیکشن کے نااہل ہیں۔

○ پاکستان مسلم لیگ نواز گروپ کے صدر نواز شریف نے ڈیرہ غازی خان مظفر گڑھ کوٹ ادو اور ملتان میں انتخابی جلسوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ لغاری سرداروں کو شکست دیں گے۔ نصر اللہ نے کشمیر کے نام پر اربوں روپے کمائے ہیں۔ ہماری جیت جس کو نظر نہیں آتی وہ عینک لگائے ہم سوئی گیس اور کھمبوں کے نام پر ووٹ نہیں مانگ رہے۔ مسلم لیگ کو ووٹ دینا اسلام کو ووٹ دینا ہے۔ پاکستان کو ووٹ دینا ہے۔ انہوں نے کہا کہ صدر لغاری سے میرا کوئی خفیہ سمجھوتہ نہیں ہوا نہ ہو گا۔ بے نظیر 25 پر آؤٹ ہو گی مسلم لیگ 150 ناٹ آؤٹ بنائے گی۔ ایسا کور ڈرائیو لگے گا کہ گھاس سڑ جائے گی۔ سڑکوں کا جال بچھا دیں گے۔ زرعی اجناس غیر ملکی منڈیوں تک پہنچا دیں گے۔

○ مسلم لیگ (ج) کے سربراہ مسٹر حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ نواز لیگ اپنی مقبولیت کھو چکی ہے۔ اس کے بر سر اقتدار آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

○ عمران خان کی اہلیہ جمائما خان نے کہا ہے کہ الیکشن کی تیاری کے لئے ہمارے پاس وقت نہیں تھا۔ کامیابی مشکل ہے۔ اتنے تھوڑے وقت میں عمران نے پارٹی کو منظم کر کے معجزہ کر دکھایا ہے۔ ان کا مقصد وزیر اعظم بننا نہیں ملک میں اصلاح اور تبدیلی لانا ہے۔

○ نگران حکومت نے بجلی کی قیمت میں مزید 6 فیصد اضافہ کر دیا۔

○ ججوں کی ایڈہاک تقرریوں کے بارے میں اعلیٰ شخصیات اور نگران حکومت میں سخت اختلافات پیدا ہو گئے ہیں حکومت نے دعویٰ کیا تھا کہ 30۔ جنوری تک ہائی کورٹ میں نئے ججوں کی تقرریاں عمل میں آئیں گی اور تاریخ میں پہلی مرتبہ 50 آسامیاں پر ہوں گی۔ نگران صوبائی وزیر سید افضل حیدر کا کہنا ہے کہ آخری فیصلہ چیف جسٹس کو کرنا ہے۔ ایڈووکیٹ جنرل کا کہنا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ آنے والی حکومت تقرری کرے ابھی تو کارروائی کا آغاز تک نہیں ہوا۔

○ ذوالفقار علی کھوسہ کی نااہلی کے معاملے پر صدر اور نواز شریف کی "مفاہمت" خطرے میں پڑ گئی ہے۔

○ حکومت نے تین فروری کو عام انتخابات کے موقع پر ملک بھر میں عام تعطیل کا اعلان کیا ہے۔

○ مسلح افواج کے جریدے ہلال نے نے تازہ شمارے کے اداریے میں لکھا ہے کہ دفاعی بجٹ اور فوج کی تعداد میں کمی قومی سلامتی کے لئے خطرناک ہے۔ دفاعی بجٹ کم کرنے کی بات کس نے اور کیوں کہی؟ کیا ملکی سلامتی کو خطرات کم ہو چکے ہیں یا بھارت سے کوئی مفاہمت ہو چکی ہے۔ سوئٹزرلینڈ جیسے غیر جانبدار ملک نے جس کی کسی سے دشمنی ہے نہ لڑائی ہے پانچ لاکھ کی فوج تیار کی جس کے اخراجات اس کی مجموعی قومی آمدنی سے زیادہ تھے۔ عسکری کمزوری دشمن کو خود پر حملہ کی دعوت دینے کے مترادف ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے جھنگ سے قومی اسمبلی کی امیدوار سیدہ عابدہ حسین کو نااہل قرار دیئے جانے کی رٹ درخواست پر اپنا فیصلہ محفوظ کر لیا ہے۔ ان کے مخالف سید فیصل صالح حیات نے رٹ میں کہا ہے کہ عابدہ حسین نے 1600 ایکڑ اراضی کو اپنی ملکیت قرار دے کر غلط بیانی کی ہے۔

○ ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین نے کہا ہے کہ بے نظیر اپنے شوہر کی زندگی کی بھیک مانگ رہی ہیں۔ کارکنوں کے خون کا سودا نہیں کریں گے۔

○ پنجاب کے گورنر خواجہ طارق رحیم نے کہا ہے کہ 1986ء کے بعد سے بے ضابطگیوں کا تمام مواد ایف آئی اے اور وزارت داخلہ کو بھجوا دیا ہے اس میں تمام وزرائے اعلیٰ کے صوابدیدی فنڈ کا ریکارڈ بھی ہے اب کیس احتساب کمشنر کے پاس بھیجنے یا نہ بھیجنے کا فیصلہ کرنا ایف آئی اے اور وزارت داخلہ کا کام ہے۔

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز
بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون : 647434

جدید ڈیزائنوں کے اعلیٰ زیورات بغیر ٹانکے کے بنوانے یا خریدنے کیلئے تشریف لادیں۔ زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی
محمود جیولرز ربوہ
بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ
پروپرائیٹر: چوہدری محمود احمد راجپوت
فون دوکان: 212361 رہائش: 212181

شوز کی نئی ورائٹی بارعایت خرید فرمائیں
نیز سیل جاری ہے۔ موقع سے فائدہ اٹھائیں
آپ کے دیرینہ خادم
نیو رشید بوٹ ہاؤس
گول بازار ربوہ

ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر کا ادارہ
کیوریٹو ربوہ
CURATIVE RABWAH
Q اور تھوڑی طاقتوں سے لے کر ہزار اور لاکھ طاقت تک کی سنگل دوائیں اور ہومیوپیتھک مرکب مجربات SPECIFIC COMBINATION ہومیوپیتھک اردو۔ انگلش کتابیں اور ہر قسم کا لٹریچر بذریعہ وی پی لفافہ مہیا کرتا ہے۔
اوقات: بابرکت ایام میں 8 تا 3 بجے ناغہ بروز جمعۃ المبارک
فون: سیلز: 211263 ہیڈ آفس: 771
کلینک: 211054 فیکس: (04524) 212299

ضرورت ڈسٹری بیوٹرز
وارثیر کیمیکلز پرائیویٹ لمیٹڈ کو معیاری لانڈری سوپ (بجاتی سوپ' بجاتی سوپ سپیشل' منتقار سوپ' وارثیر سوپ) کی فروخت اور ترسیل کیلئے مالی طور پر مستحکم کریانہ و جنرل سٹور کے کاروبار کا وسیع تجربہ رکھنے والے ڈسٹری بیوٹرز درکار ہیں۔ خواہشمند پارٹیاں درج ذیل پتہ پر رابطہ کریں:
وارثیر کیمیکلز پرائیویٹ لمیٹڈ
ہیڈ آفس: اسلم آرکیڈ III فلور 16 میکلوڈ روڈ لکشمی چوک لاہور
فون: 042-7325579، 7325580
فیکٹری: 3 کلومیٹر لاہور روڈ پنڈی بھٹیاں ضلع حافظ آباد
فون: 0438-531522

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز۔
الکرم جیولرز
بازار فیصل کریم آباد (چورنگی)
کراچی
پروپرائیٹرز: میاں عبداللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز
فون: 6325511، 6330334